روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 22 مارچ 2000ء - 15 ذی الحج 1420 ہجری - 22 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 64

نماز عید اور قربانی

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

آج کے دن ہم سب سے پہلے جو کام کرتے ہیں وہ نماز عید ہے۔ پھر واپس آ کر ہم قربانی کرتے ہیں۔ جس نے یہ طریق اپنایا اس نے ہماری سنت کی پیروی کی۔

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب سنۃ العیدین)

کثرت سے صحابہ ایسے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی دلیل کے بغیر ایمان لے آئے

وہ کہتے تھے کہ یہ سچے کا چہرہ ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ چہرہ جھوٹ بولے

حضرت ابراہیم پر جو آزمائش آئی شاذ ہی دنیا میں کسی کو ایسی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ عیدالاضحیہ اور خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔مارچ 2000ء بمقام اسلام آباد برطانیہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

17۔مارچ 2000ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمایا اور عید کی دعا کے تھوڑی دیر بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ دونوں خطبوں کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے سے پاکستانی وقت کے مطابق شام پونے سات بجے نشر کی گئی۔ اس کے ساتھ انگلش میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ عیدالاضحیہ میں قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات بیان فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو حنیف قرار دیا اور فرمایا کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ حضرت ابراہیم بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے تو ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام مزدور کے طور پر ساتھ شامل تھے۔ اس موقع پر حضرت ابراہیمؑ نے جو دعائیں کیں ان میں سب سے عظیم الشان دعا وہ تھی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دعا تھی۔ اس میں یہ دعا بھی شامل تھی کہ وہ آنے والا علم و حکمت سکھائے اور پھر اپنے پیروکاروں کا تزکیہ کرے۔ قرآن میں تین جگہ یہ دعا آئی ہے اور ہر جگہ یہ ترتیب برقرار ہے مگر سورۃ جمعہ میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے وہاں ترتیب بدلی ہوئی ہے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ ذکر ہے کہ اللہ نے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا جو آیات کی تلاوت کرتا ہے اور پیشتر اس کے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم دے ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ یہ وہ عظیم مقام ہے جس کی حضرت ابراہیم کو بھی خبر نہ تھی۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کثرت سے ایسی مثالیں موجود ہیں کہ دیکھنے والے نے ایک نظر ڈالی اور کوئی دلیل مانگے بغیر ایمان لے آیا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرمائی جن کو حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعویٰ نبوت کے بارے میں کچھ سمجھانے کی کوشش کی مگر انہوں نے سننے سے انکار کر دیا اور صرف یہ کہا کہ آپؐ بتائیں کہ کیا آپؐ نے دعویٰ نبوت کیا ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اثبات میں جواب دیا تو فوراً ایمان لے آئے۔ اور کہا کہ یہ سچوں کا چہرہ ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ جھوٹ بولیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو خواب میں دکھایا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے سے یہ ذکر کیا تو بیٹے حضرت اسماعیل نے بلا تامل کہا کہ وہی کریں جو اللہ چاہتا ہے۔ یہ ایسی زبردست آزمائش تھی کہ شاذ ہی کسی کو ایسی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں پر فرض کر دیا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام بھیجیں۔ حضور نے فرمایا اس میں جس ذبح عظیم کا ذکر ہے وہ رسول اللہؐ کے متبعین کا ذبح عظیم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح صادق اور وفادار بنو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدی علماء کو چاہئے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس راستے کا تعین کریں جس سے چل کر حضرت ابراہیم مکہ پہنچے۔ اور اپنی بیوی اور بیٹے کو وہاں چھوڑا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے الہام ینقطع اباءک ویبدء منک کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اللہ نے جب یہ بشارت دی کہ تیرے آباء کی نسل منقطع کر دی جائے گی اور تجھ سے نسل چلے گی تو اس وقت آپ کے خاندان میں 70 کے قریب مرد موجود تھے مگر آج ان میں سے کسی کی نسل بھی موجود نہیں ہے۔ سوائے ان کے جنہوں نے آپ کو قبول کر لیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج صرف خانہ کعبہ دنیا میں وہ واحد جگہ ہے جہاں پر دنیا بھر سے لوگ خدائے واحد کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ آخر میں حضور نے دنیا بھر کی جماعتوں کو عید مبارک دی۔

خطبہ جمعہ عیدالاضحیہ کی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مختصر سا خطبہ جمعہ دیا جس میں احادیث سے واضح فرمایا کہ اگرچہ عام دنوں میں آفتاب کے نصف النہار پر ہونے کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت ہے مگر جمعہ کے دن پر اس ممانعت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی کہ جمعہ معمول کے وقت سے پہلے پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے عیدالاضحیہ کی ضیافت

ربوہ 19۔مارچ 2000ء۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہجر زدہ پیاروں کی دلداری کے لئے اس سال بھی عیدالاضحیہ کے موقع پر ایک ضیافت دی جس کا اہتمام دارالضیافت نے آج شام ساڑھے سات بجے کیا۔ مردوں کا انتظام احاطہ لجنہ میں اور عورتوں کا انتظام احاطہ تحریک جدید میں کیا گیا تھا۔ 1800 سے زائد مردوں اور 500 سے زائد خواتین نے دعوت میں شرکت کی۔ مردوں میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے تمام کارکنان شامل تھے۔ ان میں 400 سے زائد مرد اور 250 سے زائد خواتین میں وہ غرباء شامل تھے جن کو عموماً ایسی ضیافتوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا۔ دعوت 7:35 پر شروع ہوئی اور 7:55 پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

داخلہ مدرستہ الحفظ

○ مدرستہ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو یکم اپریل بروز ہفتہ بوقت 8 بجے صبح جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

1۔ عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔ (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

2۔ پرائمری پاس ہو۔ کمزور صحت اور کمزور نظر طلباء کو داخلہ کے لئے نہ بھیجیں۔

3۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھا ہو اور حافظہ اچھا ہو۔

4۔ درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرستہ الحفظ جامعہ احمدیہ کے نام آنی چاہئے۔

5۔ درخواست پر والد / سرپرست اور والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہے۔

6۔ انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں داخلہ کے وقت پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ہمراہ لانا ضروری ہے۔ کامیاب طلباء کا دوسرے دن وکالت دیوان میں انٹرویو ہوگا۔ اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

7۔ نشستوں کی تعداد محدود ہے فیصلہ میرٹ پر ہوگا۔

(نگران مدرستہ الحفظ)

خطبہ جمعہ

دعا کے مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری زندگی کے مسائل حل ہو سکتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 24 دسمبر 1999ء بمطابق 24 فتح 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کرتے ہیں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ تو انہیں بھی چاہئے کہ میری بات کو قبول کیا کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ آیت کریمہ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے عظیم ثبوت کے طور پر ہے وہاں دعا کرنے والے بندے پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے۔ اور اس کے مختلف پہلو ہیں جو پہلے میں اختصار سے بیان کرتا ہوں پھر احادیث اور حضرت مسیح موعود (-) کے حوالوں سے ان کی مزید تشریح کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ (-) پوچھنے والا کیا سوال کرتا ہے۔ اگر حاجت روائی کی باتیں صرف کرتا ہے تو عنی سے تو وہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ میرے بارے میں پوچھتا ہے' میرا بندہ جب میری تلاش کرتا ہے۔ یہ بات خاص طور پیش نظر رکھنی چاہئے کہ دعا مانگتا ہے صرف نہیں فرمایا گیا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ وہ 'میرے متعلق' مجھے تلاش کرتا پھر رہا ہے اور مجھے پوچھتا ہے۔ (-) میں تو اس کے پاس ہی ہوں۔

اب قربت اور دوری خدا تعالیٰ کی یہ Relative چیزیں ہیں۔ انسان جتنا چاہے خدا کو دور کر لے اپنے آپ سے' جتنا چاہے قریب کر لے یہ اس کی سوچ کی باتیں ہیں۔ مگر سوال ایک اور پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا اتنا قریب ہے تو وہ جواب کیوں نہیں دیتا' تو جواب کے ساتھ ایک شرط لگا دی ہے۔ وہ شرط یہ ہے "پس انہیں بھی چاہئے کہ میری بات کو قبول کیا کریں اور مجھ پہ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔"

اب اگر انسان جب چاہے خدا کو بلانا وہ حاضر ہو جائے اور جب چاہے بلا کر ایک طرف طاق نسیاں میں رکھ دینا یہ تو نوکروں والا سلوک ہوا یعنی نوکروں سے بھی بدتر سلوک ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب انسان کو ضرورت پڑتی ہے' کسی کام کی احتیاج ہوتی ہے وہ اپنے نوکر کو آواز دے دیتا ہے وہ پاس سے بولے میں تو قریب بیٹھا ہوا ہوں' حاضر ہوں اور جب ضرورت پوری ہوئی تو گلے سے اتار پھینکا' جاؤ بھاگ جاؤ' دور چلے جاؤ۔ یہ باتیں اس آیت کریمہ میں مضمر ہیں یہ ساری احتیاطیں لازم ہیں ورنہ صحیح معنے میں کسی کو جواب نہیں ملے گا۔ بسا اوقات لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو بہت خدا کو پکارا' بہت دعائیں کیں مگر کوئی آواز نہیں آئی۔ بعض انگریز شعراء' شیلے نے مثلاً ایک پوری نظم اس بات پہ لکھی ہوئی ہے کہ میں جگہ جگہ خدا کو پکارتا پھرا' وادیوں میں' جنگلوں میں' غاروں میں' کہیں بھی مجھے خدا کی آواز نہیں آئی۔ تو اپنا ان کا عمل خدا سے دوری کا تھا تو آواز کیسے آتی۔ خدا کی تلاش اپنی ضرورت کے لئے تھی یا محض تعجب کے طور پر دیکھنے کے لئے کہ دیکھیں کوئی آواز آتی بھی ہے کہ نہیں۔ یہ سارے مسائل ہیں جو آیت کریمہ سے تعلق رکھنے والے ہیں اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی مختلف احادیث کی روشنی میں ان کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات بھی انہی کے گرد گھوم رہے ہیں۔

سب سے پہلے میں سنن الترمذی کتاب الدعوات سے یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی (-) یعنی تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں!' کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں!' کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ (سنن ترمذی ابواب الدعوات)

اب یہ حدیث صاف ظاہر کر رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ جس خدا کی باتیں کر رہے ہیں وہ کوئی جسمانی خدا تو نہیں ہے جو روزانہ رات کو نیچے اتر آتا ہے۔ نیچے کہاں اترتا ہے کوئی بھی ظاہری طور پر خدا کا اترنا ثابت کر ہی نہیں سکتا۔ وہ ہر طرف ہے' ہر جگہ' تو وہ اترتا کہاں ہے۔ تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ دل پر نازل ہوتا ہے اور ہر دل پر نازل نہیں ہوتا بلکہ ہر اس دل پر نازل ہوتا ہے جو حقیقت میں پوری محبت کے ساتھ اس کی جستجو کرتا ہے۔

رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو یہ تہجد کا وقت ہے عموماً اور یہاں رمضان کی شرط نہیں لگائی گئی۔ اس لئے احباب کو خاص طور پر متوجہ ہونا چاہئے کہ صرف رمضان میں تو نہیں اترتا۔ رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی' **جب بھی تہجد کا وقت ہوتا ہے اس وقت کوشش کریں کہ اٹھا کریں وہ وقت ہے جبکہ آپ سے زیادہ خدا کو آپ کی تلاش ہوتی ہے۔** آپ خدا کی تلاش تو ویسے ہی کرتے رہتے ہیں' فرضی باتیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں اپنے بندے کی تلاش میں اترتا ہے اور ایسا بندہ جس کے دل میں نیکی اور تقویٰ ہو' جو دل سے چاہتا ہے خدا کو بلانا اس کے عرش پر نزول کرتا ہے یعنی اس کے دل پر نزول کرتا ہے اور اعلان عام کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے' کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس وقت اس کی حاجت روائی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ **کوئی ایسی قوم نہیں کہ جب بھی وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا بنا لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین**

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی القوم یجلسون)

اب فرشتوں کا اترنا بھی اسی طرح ہے جیسے خدا کا اترنا ہے۔ یہ نظارے ہیں بڑے خوبصورت، مجلس میں خدا کا ذکر ہو رہا ہے اور وہاں فرشتوں نے گھیرا ڈال لیا ہے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دلوں کو صاف کرنے والی طاقتیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ان کی طرف نازل ہوتی ہیں اور وہ جو ذکر پاک کرتے ہیں اللہ کا تو روحانی طاقتیں جن کا کوئی شمار نہیں وہ اپنے پیار کی وجہ سے ان کے گرد جمع ہو جاتی ہیں کیونکہ خدا کا ذکر ہے تو فرشتوں کو بھی خدا کا ذکر پیارا لگتا ہے۔ دوسرے نیک بندے بھی وہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جہاں اللہ کی باتیں چل رہی ہوں وہاں نیک لوگ بھی ٹھہر جایا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے لوگوں کی مجلس لگی ہوئی ہو تو مسافر بھی گزرتا ہوا، کوئی شخص دیکھتا ہے چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

تو ایک روایت میں ہے کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی سفارش کی کہ تیرے نیک بندے تیرے ذکر میں لگے ہوئے تھے تو ان کی حاجت روائی فرما لیکن ایک ایسا شخص تھا جو چلتے چلتے تھک کر رستے میں آرام کے لئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے جلیس بھی بدبخت نہیں ہوا کرتے۔ پس یہ بات یاد رکھیں جب بھی اپنی مجلسیں لگایا کریں تو کوشش کریں کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں جو نیک بخت لوگ ہیں، جو ذکر الٰہی کرنے والے ہیں ان کی مجلس میں تو رستہ چلتا بھی اگر کوئی بیٹھ جائے گا تو اس کو بھی فائدہ پہنچ جائے گا۔

سنن ترمذی کی یہ حدیث عمرو بن عبسہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ **پروردگار رات کے آخری حصے میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو۔ اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔** (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

یہ رات کی آخری گھڑیوں میں کیوں ہے۔ ویسے تو خدا ہر وقت ہی ساتھ رہتا ہے اس وقت کیوں؟ اس لئے کہ بندہ دن کے وقت تو مختلف کاموں میں مصروف ہو کے اپنی توجہ خدا کی طرف پوری نہیں پھیر سکتا۔ تہجد کے وقت اس کی توجہ زیادہ خدا کی طرف ہوتی ہے۔ دوسرے وہ وقت ایسا ہے جو ریاکاری سے پاک ہے کوئی دکھاوا نہیں اس میں۔ آدھی رات کو یا تیسرا حصہ رات باقی رہ گئی ہو تو کون ہے جو گھر میں دیکھتا پھرے گا کہ کون اٹھا ہوا ہے خدا کے ذکر کے لئے۔ تو یہ خاص حکمت ہے کہ تہجد کے وقت میں کسی قسم کی ریاکاری نہیں ہو سکتی بلکہ **بعض لوگ تو اپنے پیارے عزیزوں سے چھپ کے تہجد پڑھتے ہیں تاکہ ان کو بھی آواز نہ آئے۔ تو اس پہلو سے خدا تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند ہیں جو اللہ کی محبت کی خاطر ہی اٹھتے ہیں اور اللہ کی محبت کی خاطر بنی نوع انسان سے بے پرواہ ہو کر کہ وہ ان کے متعلق کیا خیال کر رہے ہیں وہ خدا کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔** فرماتے ہیں تم بھی اگر ہو سکے تو یہ گھڑی ہے جس میں اللہ کا ذکر کرنے کے لئے رات کو اٹھ جایا کرو۔

ایک حدیث ہے حضرت ابوہریرہ ؓ کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو اس کا مخفی ذکر اللہ کے، جو بھی دل کہہ سکتے ہیں 'اللہ کے تصور میں اس کا ذکر ہوگا اور اگر وہ اونچی آواز سے ذکر کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اونچی آواز سے ذکر کرتا ہے۔ کن معنوں میں؟ آگے تشریح آتی ہے اس کی۔

اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا جیسا کہ ابھی ذکر گزر چکا ہے ایک محفل کا، تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ یعنی بعید نہیں کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کی جو محفل خدا نے سجائی ہوئی ہے جو بھی اس محفل کی کیفیت ہے وہ روحانی کیفیت ہی ہے جسمانی طور پر تو تصور نہیں باندھا جا سکتا۔ تو یہاں نسبتاً ادنیٰ لوگوں میں وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اونچے لوگوں میں اس کا ذکر کروں گا۔ پھر فرماتے ہیں **اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔**

اب دیکھیں یہاں بھی قدموں کی بات ہو رہی ہے۔ "چل کر جانا" تو لوگ فوری طور پر مادی تصور میں ڈوب جاتے ہیں اور انسان کو عادت ہے اپنے ماحول، اپنے جسم، اپنی طاقتوں کے مطابق خدا کا تصور باندھتا ہے اس کے حوالے سے یہ حدیثیں بھی اسی طرح بیان ہوئی ہیں مگر فی الحقیقت تو اللہ تعالیٰ نہ دوڑتا ہے نہ بھاگتا ہے وہ تو ساری کائنات کی جان ہے اس لئے مراد یہ ہے کہ جب چاہو خدا تمہارے قریب ہو جائے گا جب چاہو گے تم سے دور ہو جائے گا۔ یہ تمہارے اپنے خلوص کی بات ہے۔ جتنے زیادہ خلوص سے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرو گے اس سے زیادہ تیزی سے وہ تمہاری طرف بڑھے گا۔ چنانچہ محاورے میں آتا ہے کہ ایک قدم بڑھو گے تو دس قدم وہ تمہاری طرف آئے گا۔ چل کر اس کی طرف جاؤ گے تو وہ دوڑ کر تمہاری طرف آئے گا۔ تو یہ سارے محاورے ہیں جن کو غور سے سمجھنا چاہئے۔

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا، آپؐ نے فرمایا۔ اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اول یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ **تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔**"

اب جو لوگ خوشحالی میں خدا کو بھول جاتے ہیں اور صرف تنگدستی میں خدا یاد آتا ہے ان کو خدا ان کی تنگدستی میں پھر بھلا دیتا ہے۔ ان کے اپنے نفوس تک ان کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے جب اچھی حالت ہو مثلاً صحت کی حالت، تونگری کی حالت، مال دولت کے لحاظ سے ٹھیک ہو فاقہ کشی نہ ہو اس وقت خدا کو یاد کرو وہ پھر تنگی ترشی کی آزمائش میں ڈالتا ہی نہیں ہے۔ اور بہت سے لوگ ہیں ان کے لئے کئی قسم کے حادثات ٹل جاتے ہیں، کئی قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں اس لئے کہ انہوں نے اپنی اچھی حالت میں اللہ کو یاد رکھا ہوا تھا۔

پھر فرماتے ہیں۔ یہ ایک فلسفہ ہے چیزوں کے پانے نہ پانے کا جس سے طبیعت راضی برضا رہتی ہے وہ یہ ہے 'اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا۔ اس لئے جو حاصل نہیں ہو سکتا تھا نہ اب اس کو یاد کرنے سے وہ مل جائے گا خواہ مخواہ اس کے لئے اپنے دل جلانے کی کیا ضرورت ہے۔ جو تجھے مل گیا ہے وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ جو تجھے مل گیا وہ تو ملنا ہی تھا یہ ایسی قطعیت ہے اس میں کہ اس کا انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی ہے۔' (سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ) یہ ایک بچے کو جو آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری میں بیٹھا ہوا تھا حضور اکرم ﷺ کی نصیحتیں تھیں جو اس نے ہمیشہ یاد رکھیں اور آج ہمارے لئے بھی روشنی کا سامان کر گئیں۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ مایقول فی الرکوع والسجود۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔**

آنحضرت ﷺ کے دعا کے طریق میں دونوں باتیں ثابت ہیں کھڑے ہو کر دعا کرنا اور اس کے متعلق آتا ہے کہ بعض دفعہ اتنی لمبی دعا کیا کرتے تھے کہ پاؤں سوج جایا کرتے تھے اور سجدے میں گڑگڑا کر دعائیں کرنا۔ تو یہ مختلف قسم کے مزاج ہوتے ہیں انسان کے جس وقت جو مزاج قبضہ کرلے بغیر تکلف کے اس کے مطابق انسان کو سلوک کرنا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے ترمذی میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی دعا سنی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہیں کرتا۔ یعنی کسی کی دعا بھی سن لی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہیں کرتا اور کہتا ہے میں نے دعا کی مگر میرے حق میں قبول نہ ہوئی۔ یہ چیز ایسی ہے جو دعاؤں کو نامراد کرنے کے لئے ہے۔ ایک انسان دعائیں مانگتا ہے اور کہتا ہے او ہو ابھی تو قبول نہیں ہوئی کچھ نہیں ہوا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی دعائیں ساری عمر کے لئے بیکار جاتی ہیں۔

ایک واقعہ جس کا بارہا پہلے بھی ذکر گزر چکا ہے ایک شخص کا ہے جو بہت ہی خدا کا پیارا تھا، بہت قریب تھا اور اس کے پاس بہت لوگ مرید آیا کرتے تھے دعا کروانے کے لئے۔ ایک دفعہ ایک مرید کو خیال آیا کہ کیوں نہ اس سے اجازت لوں کہ میں بھی رات کو دعا میں ساتھ ہی کھڑا ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے اس مرید کی آزمائش کرنی تھی وہ جب کھڑا ہوا تو ایک دعا کے اختتام پر اس کو الہام ہوا کہ نامنظور ہے۔ اس کے بعد اس نے پھر وہی دعا شروع کر دی۔ نماز کے بعد اس کے مرید نے کہا کہ آپ کو کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے نامنظور ہے پھر بھی آپ پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ بس میں نے دعا مانگنی ہے۔ پہلی بات تو اس نے یہ بتائی کہ یہ دعا میں تیس سال سے کر رہا ہوں آج تک نہیں تھکا۔ تم ایک دن سن کر تھک گئے ہو۔ میں بندہ ہوں میرا کام مانگنا ہے وہ مالک ہے چاہے تو دے چاہے تو نہ دے۔ جب وہ یہ کہہ رہا تھا اس کو الہام ہوا جو اس مرید نے بھی سنا کہ اے میرے بندے میں نے تیری تیس سال کی ساری دعائیں قبول کرلی ہیں۔ اب یہ دیکھو کہ قبولیت دعا کا کتنا عظیم نشان ہے یہ کہ دعا میں تھکنا نہیں چاہئے۔ وہ دعا بہت ہی پیاری ہے حضرت زکریاؑ کی جس میں حضرت زکریاؑ فرماتے ہیں میری ہڈیاں گل گئیں، میرے بال سفید پڑ گئے (۔) میرا حال دیکھ کہ میں آج تک تیری دعا کے بارے میں مایوسی کا بدبخت نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تو پوری کردے گا اور ایسی گریہ وزاری تھی۔ وہ تیس سال تو تیس سال ہیں یہ ساٹھ ستر اسی سال کی دعائیں ہیں جو قبول کی گئی ہیں اور اس حالت میں قبول کی گئی ہیں جبکہ بالکل ناممکن نظر آتا تھا ان کا قبول ہونا۔ **تو دعا کے مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں اور خاص طور پر اس رمضان مبارک میں اچھی طرح اس کو سمجھ لیں، غور کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری زندگی کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔**

اسی طرح حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! تو اگر چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ چاہتا ہے تو بخش دے کیا مطلب؟ بخشش مانگو۔ اس نے نہیں بخشنا ہوگا 'نہ بخشے گا۔ وہ مالک ہے۔ یہ کیا مطلب ہوا تو چاہتا ہے تو بخش دے۔ اے اللہ تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم کر۔ ہرگز یہ نہ کہو۔ دعا کو پختگی سے مانگا جائے کیونکہ زبردستی تو تم خدا پہ کر ہی نہیں سکتے۔ (بخاری کتاب الدعوۃ باب لیعزم المسألۃ) بھکاری ہی رہو گے۔ اس لئے اس کی مرضی ہے وہ مانے یا نہ مانے مگر نہ ماننے کی بحث کیوں چھیڑتے ہو۔ جب چاہے مانے، جتنا چاہے مانے۔

ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنے نفسوں پر میانہ روی کو وارد کرو کیونکہ تم نہ کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم تو سمیع قریب کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ (مسلم کتاب الذکر۔ باب استحباب خفض الصوت بالذکر)

ایک سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **جو اللہ سے نہیں مانگتا وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔** انسانوں کا تو یہ حال ہے کہ بچے بھی جو زیادہ مانگیں مائیں ان سے بھی تنگ آجاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ مانگو تو وہ زیادہ خوش ہوتا ہے اس لئے نہ مانگنے والوں سے خدا کو مانگنے والے زیادہ پسند ہیں سوائے اس کے کہ بعضوں کا اپنا حال ہی ایسا ہے جو دعائے مجسم بن جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی دعا تھی (۔) اے میرے اللہ جو بھی میری جھولی میں ڈال دے میں اس کا فقیر بیٹھا ہوں یہ نہیں تھا کہ دعا نہیں تھی، دعا تو تھی مگر دعا کی تعیین نہیں تھی کہ کیا چیز ہو، ہر چیز جو خیرات کرتا ہے میری جھولی میں ڈال جا میں تیرا فقیر ہوں۔

ایک اور حدیث پہلے بھی اس مضمون کی گزری ہے حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ **جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرتا رہے۔** (سنن ترمذی ابواب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ")

حضرت سلمان فارسی ؓ کی روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ اب اس میں اضطرار کی کیفیت کا بھی ایک مضمر مضمون ہے کہ ویسے ہی ہاتھ اٹھا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا مگر اضطراری حالت میں جب ہاتھ اٹھایا جائے تو اس کی اور کیفیت ہے اس کو خدا پھر رد نہیں کرتا۔

حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے (ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ") ذکر میں سب سے بڑا ذکر لا الہ الا اللہ اور دعا الحمد للہ ہے۔ اب دیکھ لیں لا الہ الا اللہ کے ذکر کو اتنی اہمیت دی ہے آنحضرت ﷺ نے کہ جیسا کہ اس بے نفس بندے سے توقع کی جاسکتی تھی یہاں اپنی عبودیت تک ذکر نہیں کیا، اپنی رسالت کا کوئی ذکر نہیں کیا، صرف ایک اللہ، سارا مقصد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا خدا کے ذکر کو بلند کرنا تھا اور توحید کو بلند کرنا تھا۔

ابوموسیٰ ؓ سے مروی ہے یہ بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنی ہر قسم کا خوف خدا کے خوف کے سوا اڑا دو، دور کردو اور ہر وقت جو غیر اللہ کی قوت ہے اس کی طرف نظر رکھنا بند کر دو۔ ہر اچھی چیز خدا ہی سے ملے گی اور ہر خوف اس کے فضل سے ہی دور ہوگا۔

حضرت ربیعہ ؓ جو آنحضرت ﷺ کے خادم تھے اور اہل الصفہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کے لئے آپؐ کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا میں اس دعا کے لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کا ساتھ میسر ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور چاہئے۔ میں نے کہا بس یہی کافی ہے اس پر آپؐ نے فرمایا میں دعا کروں گا لیکن کثرت سجود و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔ (مسلم باب فضل السجود والحث علیہ) **یعنی صرف خالی محبت کا دعویٰ اور قرب کا دعویٰ کافی نہیں ہے خود بھی انسان دعائیں کرے اور کثرت کے ساتھ ایسی دعائیں کرے جس کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کی دعائیں ہم لوگوں کو لگ سکیں۔** یعنی دونوں طرف سے ہو۔ ایک بے قراری دعا کروانے والے کو لگی ہوئی

ہو اور دوسری طرف آنحضرت ﷺ کی دعا اس پر رحمت بن کر نازل ہو رہی ہو۔

حضرت شہر بن حوشب ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین آنحضرت ﷺ جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے اس پر ام سلمہ ؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے **یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک** کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں ہمیشہ یہی دعا کرتے ہیں' آپ سے زیادہ کون دین پر قائم ہو سکتا ہے۔ فرمایا اے ام سلمہ! **انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے گا' جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کردے گا۔** (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

تو یہ مراد نعوذ باللہ من ذالک تو ہو ہی نہیں سکتی کہ جب چاہے رسول اللہ ﷺ کے دل کو بے وجہ ٹیڑھا کردے' بے وجہ سیدھا رکھے۔ آنحضرت ﷺ کا دل تو ٹیڑھا بننے کے لئے بنایا ہی نہیں گیا تھا۔ مراد یہ ہے کہ حضور اکرم ؐ کا یہ ایک انکسار ہے کہ میں بھی اپنے حال سے بے خبر ہوں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ میرے دل کا کیا حال ہے۔ پس میں بھی اسی سے دعا مانگتا ہوں۔ جب آنحضرت ﷺ کا یہ عالم تھا تو عام انسان کو پھر اپنے لئے دعاؤں کی طرف کتنا متوجہ ہونا چاہئے۔

اب ایک بہت ہی دلچسپ روایت اور بھی ہے۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے وہ سوکھ کر چوزے کی طرح ہو گیا ہے۔ سکڑ کر بالکل چھوٹا سا ہو کے رہ گیا ہے اس میں کوئی جان نہیں تھی کوئی دم خم نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم دعا نہیں کرتے تھے۔ کیا تم خدا تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ شخص کہنے لگا میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تو میرے گناہوں کے بدلے جو سزا آخرت میں دے گا وہ اس دنیا میں ہی دے دے۔ اس پر حضور ﷺ نے تعجب فرمایا۔ سبحان اللہ! تم نہ تو اس سزا کو برداشت کر سکتے ہو کہ آخرت کے بدلے میں یہیں دنیا میں سزا دے دے یہ تو ناقابل برداشت سزا ہوگی اور نہ اس کی استطاعت رکھتے ہو۔ **تم نے یہ دعا کیوں نہ مانگی کہ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ فی الدنیا حسنۃ" و فی الاٰخرۃ حسنۃ"۔** (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو رسول اللہ ﷺ ساری رات کو زندہ رکھتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھتے اور خوب کوشش میں لگ جاتے اور عبادت الٰہی کے لئے اپنی کمر کس لیتے۔

(بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان)

اس حدیث میں یہ شبہ جو ہوتا ہے ساری رات کو زندہ رکھنا اور ساری رات اپنے اہل وعیال کو جگائے رکھنا یہ ایک اشتباہ کی بات ہے جو وضاحت طلب ہے۔ آنحضرت ﷺ کی راتیں تو آپ کے اپنے ذاتی محبت الٰہی کی وجہ سے زندہ رہا کرتی تھیں اور یہ مطلب نہیں تھا کہ سوتے بھی نہیں تھے' سوتے تو تھے مگر راتیں پھر بھی زندہ رہتی تھیں وہ اس لئے کہ جب کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ ؐ آپ کو نیند نہیں آتی تو آپ نے فرمایا (۔) کہ میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

تو جس حالت میں بھی آپ جو ذکر کرتے کرتے سو جاتے ہیں اکثر اسی کی خوابیں بھی آتی ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ کی راتیں اس یاد الٰہی کی وجہ سے زندہ رہتی تھیں ورنہ باقی ساری احادیث اس کے مخالف پڑیں گی کہ جہاں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ رات کے آخر حصہ میں جاگیں۔ پھر ایک اور قرآن کریم میں یہ بھی نصیحت ہے کہ ساری رات نہیں کچھ حصہ رات کا جاگا کرو تو آنحضرت ﷺ قرآن کریم کے خلاف کوئی بات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ غور کر کے دیکھا جائے تو قرآن کریم ہی کی تعلیم کو آپ نے مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہوا ہے۔ پس اپنے اہل وعیال کو جگایا کرو اور اپنی راتیں زندہ رکھا کرو مگر یہ مطلب نہیں کہ ساری رات نہ ان کو سونے دینا ہے نہ آپ سونا۔ وہ تو پھر تہجد ہی کیا ہوا جب بغیر نیند کے آدمی اٹھ کھڑا ہو اس کو تہجد نہیں کہا کرتے۔

اب حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے اقتباسات میں سے ایک یا دو اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ حدیثوں کے ذکر میں چونکہ دوسری باتیں بھی ساتھ یاد آتی جارہی تھیں اس لئے جتنا مواد تھا وہ آج کے خطبے سے زیادہ کا تھا دراصل اور اب چونکہ وقت ہو رہا ہے نماز بھی پڑھانی ہے اس پہ بھی وقت لگے گا اور عام طور پر دو بجے تک میں بس کردیا کرتا ہوں اس لئے اب حضرت مسیح موعود (۔) کا ایک اقتباس تو میں بہرحال پڑھ کے سناتا ہوں اس کے بعد دیکھیں گے پھر آئندہ جو خطبات ہیں ان میں یہ اقتباسات آجائیں گے۔

(فرمایا) (۔) حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو ان کو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں۔ یعنی جب وہ لوگ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں یہ پتہ پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایات رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں تو ان کو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں یعنی تم میں اور تمہارے غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دور ہیں۔ جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے جو تم میں سے دعا کرتے ہیں تو میں اس کا جواب دیتا ہوں یعنی میں اس کا ہمکلام ہو جاتا ہوں اور اس سے باتیں کرتا ہوں اور اس کی دعا کو پایۂ قبولیت میں جگہ دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور ایمان لاویں تاکہ بھلائی پاویں۔" (جنگ مقدس روحانی خزائن جلد ششم ص 146)

اس میں پہلے تفصیل سے میں بیان کرچکا ہوں کہ قبول کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف اللہ ہی قبول کرتا چلا جائے گا' بندہ بھی اپنے آپ کو حاضر رکھے۔ **بندہ خدا کی بات مانے پھر خدا بھی اس کی سنے گا اور ایسے شخص کو اس میں شک نہیں کہ الہامات بھی ہوتے ہیں اور الہام نہ بھی ہو تو دل خدا تعالیٰ کی آماجگاہ بن جاتا ہے جو اصل مقصد ہے۔**

آجکل جو کھانسی پھیلی ہوئی ہے اس سے تو خدا کے فضل سے کوئی خاص ہی بچ جائے تو بچ جائے۔ لیکن ہمارے جو مؤذن ہیں مبارک احمد صاحب وہ بھی آج بے چارے بیمار پڑ گئے۔ میں اس لئے ضمناً ذکر کر رہا ہوں کہ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ آفتاب صاحب کی آواز ماشاء اللہ بڑی بلند ہے اور آج وہی کام آئے۔ وہ تو اگر لاؤڈ سپیکر نہ بھی ہو تو ان کی آواز لاؤڈ سپیکر کی طرح کام کرتی ہے اور ان کے قریب سے بھی نہیں گزری کھانسی۔ کچھ ان کے اندر جو نرخرے ہیں وہ بڑے مضبوط بنائے گئے ہیں اللہ کی طرف سے۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی اب میں خطبہ ثانیہ پڑھ کے سناتا ہوں آپ کو اور اس کے بعد تکبیر ہوگی انشاء اللہ۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 4 فروری 2000ء)

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہے
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار

تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

(درثمین)

ناصر شبیر صاحب

خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوتا

ماموریں الٰہی کی مخالفت کے اسباب اور فوائد

حضرت مسیح موعود کی پرحکمت تحریرات

سچوں کی مخالفت

یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا۔ اس کا وعدہ کتب اللہ...... (المجادلہ: 22) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔ فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی کیونکہ دنیا دنیا سے مل جاتی ہے لیکن جسے خدا برگزیدہ کرے اس کی مخالفت ہونی ضروری ہے سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں اور عقلمند لوگ جان جاتے ہیں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اتنی مخالفت پر کیسے کامیاب ہوتا۔ یہ سب امور مخالف وغیرہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندے کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جس کو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلہ پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے اور پھر یہ غالب آتے ہیں۔ ایک جھوٹا تحصیلدار اگر ایک گاؤں میں چلا جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی بھی یہ کہہ دے کہ مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے تو آخر کار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا کہ میرا پول کھل گیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آ جاتے ہیں اور آخر بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جاوے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائے گی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 620)

حق و باطل

حق اپنے زور اور قوت سے چلتا ہے اور اس کے ساتھ باطل بھی ضرور چلتا ہے لیکن باطل اپنی قوت اور طاقت سے نہیں چلتا بلکہ حق کے پرتو سے چلتا ہے کیونکہ حق چاہتا ہے کہ ساتھ ساتھ کچھ باطل بھی چلے تا کہ تیز ہو۔ کاذبوں اور منکروں کے وجود سے بہت سی تحریکیں ہو جاتی ہیں...... جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے زمین داروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے یہ ایک قدرتی نظارہ ہے حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی فتح کے لئے اول لڑائی کا ہونا ضروری ہے اگر لڑائی نہ ہو تو فتح کا وجود کہاں سے آئے؟ پس اسی طرح اگر حق کی مخالفت نہ ہو تو اس کی صداقت کس طرح کھلے؟

(ملفوظات جلد سوم ص 226)

نقارہ

مثنوی میں ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھ کر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں اس شخص نے کہا آواز تو نہیں آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دے گی اور ہر ایک سنے گا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 268)

ماموریں کی مخالفت کا سبب

لیکن یہ بات کہ انبیاء ؑ اور اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے اور ان کی تعلیم کی طرف عدم توجہی کیوں کی جاتی ہے؟ اس کا باعث زمانہ کی وہ حالت ہوتی ہے جو ان پاک وجودوں کی بعثت کا موجب ہوتی ہے زمانہ میں فسق و فجور کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور ہر قسم کی بدکاریوں اور برائیاں اللہ تعالیٰ سے بعد اور حرمان اس نیک عمدہ مادے کو اپنے نیچے دبا لیتا ہے چونکہ بدکاریوں کے کمال کا ظہور ہوا ہوتا ہے اس لئے طبیعت کا یہ مادہ کہ وہ ہر کمال کی پیروی کرنا چاہتا ہے اس طرف رجوع کر گیا ہوتا ہے اور یہی وہ سر ہوتا ہے کہ ابتداء انبیاء ؑ اور ماموروں کی مخالفت اور ان کی تعلیم سے بے پروائی ظاہر کی جاتی ہے آخر ایک وقت آ جاتا ہے کہ اس نیکی کے بروز اور کمال کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 139)

سعید اور شقی

وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور پاک فطرت عطا فرمائی ہے اور جن کی استعدادیں عمدہ ہیں وہ بہت باتوں کے محتاج نہیں ہوتے اور ایک اشارہ ہی سے اصل مقصد اور مطلب کو سمجھ لیتے ہیں اور بات کو پا لیتے ہیں ہاں جو لوگ اچھی فطرت اور عمدہ استعداد نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت پر اعتقاد نہیں ہے وہ تو اپنی اغراض کی پیروی کرتے ہیں وہ ایسی پستی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں کہ اگر سب انبیاء ؑ اکٹھے ہو کر ایک ہی وعظ کے منبر پر چڑھ کر نصیحت کریں انہیں تب بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہی وہ سر ہے کہ ہر نبی اور مامور کے وقت دو فرقے ہوتے ہیں ایک وہ ہیں جن کا نام سعید رکھا ہے اور دوسرا وہ جو شقی کہلاتا ہے دونوں فرقے وعظ و نصیحت کے لحاظ سے یکساں طور پر انبیاء ؑ کے سامنے تھے اور اس پاک گروہ نے بھی کسی سے بخل نہیں کیا پورے طور پر حق نصیحت ادا کیا جیسے سعیدوں کے لئے ویسے اشقیاء کے لئے۔ مکہ کی مٹی ایک ہی تھی جس سے ابوبکر ؓ اور ابوجہل پیدا ہوئے مکہ وہی مکہ ہے جہاں اب کروڑوں انسان ہر طبقہ اور درجہ کے دنیا کے ہر حصہ سے جمع ہوتے ہیں اسی سرزمین سے یہ دونوں انسان پیدا ہوئے جن میں سے اول الذکر اپنی سعادت اور رشد کی وجہ سے ہدایت پا کر صدیقوں کا لقب پا گیا اور دوسرا شرارت جہالت بیجا عداوت اور حق کی مخالفت کا شہرت یافتہ ہے۔

اب ڈرنے کا مقام ہے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے ابوجہل کو محروم رکھا اس نے ایک عظیم الشان نبی کا زمانہ پایا جس کے لئے نبی ترستے گئے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک ہر ایک کی تمنا تھی، مگر انہیں وہ زمانہ نہ ملا۔ اس بدبخت نے وہ زمانہ پایا جو تمام زمانوں سے مبارک تھا مگر کچھ فائدہ نہ اٹھایا اس سے صاف ظاہر ہے اور خوف کا مقام ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ نہ ہو اس کی سننے والا کان نہ ہو اور اس کو سمجھنے والا دل نہ ہو کوئی شخص کسی نبی اور مامور کی باتوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 414)

مخالفین کا وجود ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا مشکل نہیں لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اس کا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے اعداء کا وجود انبیاء ؑ کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اس کے اکثر حصہ کے نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے اگر سب ابوبکر ؓ کی طرح آمنّا و صدّقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر سلسلہ ختم ہو جاتا۔ درخت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعداء نہیں ہوئے نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے کیونکہ اس طرح اس کی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں اللہ کو دیر نہیں لگتی کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 284)

عداوت کا فائدہ

○ محبت اور عقیدت کی توجہ تو ایک جدا امر ہے مگر عداوت کی توجہ بھی بے فائدہ نہیں ہوتی بلکہ مفید ہوتی ہے دیکھو آنحضرت ؐ کے مکہ کے زمانے میں آپ کے مقابل میں محبت اور عقیدت کی توجہ تو نہایت ہی کم بلکہ کچھ بھی نہ تھی مگر عداوت کی توجہ کامل طور پر موجود تھی اور آخر یہی عداوت کی توجہ آپ کی عام لوگوں اور عرب کے کناروں تک شہرت پہنچانے کا باعث ہو گئی ورنہ آپ کے پاس اس وقت اور کیا ذریعہ تھا جو اپنی دعوت کو اس طرح شائع کرتے آپ ؐ کے واسطے اس وقت تبلیغ کا پہنچانا نہایت مشکل تھا مگر خدا تعالیٰ نے یہ کام کیا کہ دشمنوں ہی کے ہاتھوں سے ایسا کرا دیا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 204)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو بیدادپور ورکال شیخوپورہ

مورخہ 2000-2-16 کی شام کو مکرم ادریس احمد صاحب کی قیادت میں یہ وفد ربوہ پہنچا اگلے دن صبح محترم وکیل صاحب وقف نو سے ملاقات ہوئی جنہوں نے بچوں کا جائزہ لیا اور مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ ایاز میڈیکل ہال میں بچوں کا میڈیکل چیک اپ کروایا گیا۔ بچوں اور وفد کے اراکین کی مکرم ایڈیٹر صاحب تشحیذ الاذہان سے ملاقات کروائی گئی۔ وکالت وقف نو کی طرف سے بچوں کو بسکٹ، پنسل، غباروں کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس طرح وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہو گیا۔ وفد میں 13 واقفین نو، 10 والدہ اور 3 والد شامل تھے۔

(وکالت وقف نو ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

ہفتہ وقف جدید

(31-مارچ تا 7-اپریل 2000ء)

وقف جدید کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔"

○ اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے تمام جماعتوں کو "ہفتہ وقف جدید" برائے مساعی خاص وقف جدید کا اہتمام کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ وقف جدید سال رواں کے دو ماہ گزر چکے ہیں اور ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔

○ جن جماعتوں نے ابھی تک وعدہ جات نہیں بھجوائے وہ اس ہفتہ وعدہ جات کے حصول کا کام مکمل کرکے وعدہ جات مرکز بھجوائیں اور ایک نقل اپنے پاس بھی ضرور رکھ لیں۔

○ وعدہ جات کے حصول کے وقت یہ امر مد نظر رکھیں کہ جماعت کے ہر فرد' مرد و زن' چھوٹے بڑے کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق شامل کرنا ہے۔ آپ احباب جماعت کی مالی وسعت کے مطابق وعدہ جات کی تحریک کریں۔ پھر احباب شرح صدر اور دلی بشاشت کے ساتھ جو وعدہ لکھوائیں اسے شکریہ کے ساتھ نوٹ فرمالیں۔

○ ایسے احباب جن کی استطاعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاون خاص بننے کی ہو ان کی استطاعت کے مطابق انہیں معاون خاص بننے کی تحریک کی جائے۔ گو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد دے کر معاونین خاص صف اول میں شمولیت تو ہو جاتی ہے لیکن اگر استطاعت زیادہ کی ہو تو استطاعت کے مطابق قربانی زیادہ خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔

○ ایسے احباب جن کی استطاعت صف دوم میں شامل ہونے کی ہے انہیں تحریک کی جائے وہ پانچ صد سے ایک ہزار روپیہ تک دے کر معاونین خاص صف دوم میں شامل ہوں۔

○ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت وعدہ جات لکھوائیں یہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بلندی درجات کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

○ چندہ "امداد مرکز نگر پارکر" تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی اہم مد ہے۔ سب احباب تھوڑا بہت وعدہ کرکے اس میں بھی شامل ہوں۔

○ دفتر اطفال میں ناصرات' اطفال اور سات سال سے کم عمر کے بچوں کے وعدہ جات الگ فارمز پر لئے جاتے ہیں۔ یکصد روپے یا اس سے زائد ادائیگی کی تحریک کرکے ننھے مجاہد / ننھی مجاہدات وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔

○ وعدہ جات کے ساتھ ساتھ وصولی کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے تو اللہ تعالیٰ کے احسان سے وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی فرمادیتے ہیں۔ جس حد تک ممکن ہو وعدوں کے ساتھ ہی وصولی پر تدریجی نظر رہنی چاہئے۔ کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم از کم 1/4 حصہ وصول ہو جائے۔

○ جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کرسکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایا جات ادا کریں۔ ایسے احباب سے اس ہفتہ ضرور رابطہ کریں۔

○ اور اگر آپ اپنی جماعت کے وعدہ جات بھجوا چکے ہیں تو مندرجہ بالا امور کو مد نظر رکھ کر یہ جائزہ لیں۔

☆ کیا سب افراد جماعت مرد و زن چھوٹے بڑے اس الٰہی تحریک میں شامل ہیں۔ اگر نہیں تو جو افراد رہ گئے ہیں انہیں شامل کرلیا جائے۔

☆ یہ بھی جائزہ لیں کہ جو احباب مالی وسعت کے مطابق شامل نہیں ہوئے مالی استطاعت کے مطابق اضافہ کی تحریک کریں۔

☆ جو احباب معاون خاص صف اول' صف دوم میں شمولیت کرسکتے ہوں یا ایسے بچے جو ننھے مجاہد بن سکتے ہوں ان کو بھی تحریک کی جائے۔

☆ نظر ثانی شدہ فہرستیں ہفتہ وقف جدید کے فوراً بعد بھجوا کر ممنون فرماویں۔

○ آپ سے ضروری گذارش یہ ہے کہ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہیں۔ ہدایات بالا کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ' انصار اللہ اور خدام احمدیہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

○ اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گذارش کریں۔

○ وقف جدید کے جملہ مقاصد کے پورا ہونے کے لئے خود بھی دعا کریں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی درخواست کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر میاں ناصر احمد صاحب دار النصر غربی الف ربوہ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں 13-مارچ کو انجیو گرافی ہوئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ایم اے بی ایڈ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور سی سی یو فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے مولا کریم معجزانہ شفا سے نوازے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش میں امریکی صدر کا استقبال

بنگلہ دیش پہنچنے پر امریکی صدر بل کلنٹن کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ڈھاکہ میں صدر کی بنگلہ دیشی وزیر اعظم حسینہ واجد سے ملاقات کے بعد مالی امداد اور معاونت کے کئی سمجھوتوں پر دستخط کئے گئے۔ امریکی صدر کی بنگلہ دیش کی قائد حزب اختلاف بیگم خالدہ ضیاء سے ملاقات منسوخ کر دی گئی۔ بنگلہ دیش میں امریکی اڈے قائم کرنے کے سوال پر بھی بات چیت ہوئی۔ حسینہ واجد نے اس معاملے پر ممکنہ رد عمل سے آگاہ کیا۔ امریکی صدر نے کہا کہ امن کے لئے اس علاقے میں امریکی فوجوں کی مستقل موجودگی اور آمد و رفت کے حوالے سے بنگلہ دیش کی پوزیشن اہم ہے۔

بنگلہ دیش کے لئے 20 کروڑ ڈالر

امریکی صدر کلنٹن نے اپنے دورے کے دوران بنگلہ دیش کے لئے 20 کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا۔ 15 کروڑ روپے اقتصادی ترقی اور خوراک کے لئے جبکہ 5 کروڑ ڈالر قدرتی آفات سے نبٹنے کے لئے ملیں گے۔

تائیوان میں مظاہرہ گاڑیاں نذر آتش

تائیوان کے صدارتی انتخابات میں قوم پرست جماعت کی شکست پر لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ سرکاری عمارتوں کی توڑ پھوڑ کی اور گاڑیاں نذر آتش کردیں۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ مظاہرین نے ڈنڈے بھی برسائے۔

650۔ افراد کی خودسوزی

یوگنڈا میں 650 عیسائی افراد کی ایک چرچ میں اجتماعی خودسوزی نے لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے اور مذہبی رہنما کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ مرنے والوں کا تعلق رومن کیتھولک فرقے سے ہے۔ خودکشی کی اس واردات میں لاشیں اتنی مسخ ہو گئی تھیں کہ مرد عورت کی پہچان بھی مشکل تھی۔

تھائی لینڈ میں بچوں نے پھر جیل توڑ دی

تھائی لینڈ میں چند دن قبل نو عمر قیدیوں کے فرار کے واقعہ کے بعد ایک اور واقعہ میں 100 بچے فرار ہو گئے۔ جیلوں سے قیدی بچوں کے فرار کا یہ تیسرا واقعہ ہے۔

انڈونیشیا میں فسادات

انڈونیشیا کے صوبے آچے میں پولیس اور علیحدگی پسندوں کے درمیان تصادم میں 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک باغی اور دو پولیس والے ہیں۔

مراکش کے شاہ کا دورہ

مراکش کے شاہ محمد جولائی میں تخت نشین ہونے کے بعد اپنے پہلے غیر ملکی دورے پر فرانس پہنچ گئے وہ فرانس اور یورپی یونین سے قریبی تعلقات پر زور دیں گے۔

سر نہ ڈھانپنے پر 23 خواتین کو جرمانہ

ملائیشیا کی اپوزیشن اسلامی جماعت نے اپنے زیر اقتدار علاقے میں سر نہ ڈھانپنے پر 23 خواتین کو جرمانہ کی سزا دے دی۔

سینیگال کا صدارتی انتخاب

سینیگال میں اتوار کے روز ہونے والے صدارتی انتخاب میں اپوزیشن رہنما برتری حاصل کر رہے ہیں۔ اگر اپوزیشن رہنما عبدالواحد جیت گئے تو صدر دوف کے بیس سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو جائے گا۔

بیکار باتوں کا وقت نہیں

مصر نے کہا ہے کہ بیکار باتوں کا وقت نہیں رہا۔ اسرائیل پختہ عزم کے ساتھ مذاکرات شروع کرے۔ مصر کے وزیر خارجہ امر موسیٰ نے کہا کہ صدر حسنی مبارک کے دورۂ امریکہ سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا عمل تیز کرنے میں مدد ملے گا۔ امن کی کوششوں کا دائرہ شام اور لبنان تک بڑھایا جائے۔

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
NAME PLATES, STICKERS, MONOGRAMS, SHIELDS & ALL TYPE OF REQUIRED SCREEN PRINTING
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk@yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو' انگلش' عربی' فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں' آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور زیرو واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون / فیکس: 92-42-6369887

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 21 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 22۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-23
جمعرات 23۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-45
جمعرات 23۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-07

نواز شریف اور ساتھیوں کو سزائے موت کا مطالبہ

طیارہ سازش کیس میں دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں سرکاری وکیل نے اپنے دلائل میں نواز شریف' شہباز شریف اور ان کے ساتھیوں کو سزائے موت دیئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے دلائل میں کہا کہ آرمی چیف اور امریکی سکول کے 50 طلبہ سمیت 198 مسافروں کے قتل کی سازش کی گئی۔ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے شہباز شریف' سیف الرحمان اور سعید مہدی کے ساتھ اسلام آباد میں سازش تیار کی جبکہ غوث علی شاہ' شاہد خاقان عباسی' رانا مقبول اور امین اللہ چوہدری کو فون پر اس میں شریک کیا۔ نواز شریف نے شاہد خاقان اور غوث علی شاہ سے رابطہ کیا جبکہ امین اللہ چوہدری نے ونگ کمانڈر احمد فاروق کے ذریعے احکامات جاری کئے۔ سابق وزیر اعظم نے چیئرمین پی آئی اے کو ہدایت کی کہ طیارہ پاکستان میں نہ اترنے دیں۔ مسلح افراد کو حرکت میں لایا گیا جو دہشت گردی ہے۔ جہاز کو شیڈول ٹائم پر اترنے سے روکنا ہائی جیکنگ ہے۔

عدالت کا سوال

سرکاری وکیل کے دلائل سنکر فاضل عدالت نے استفسار کیا کہ جو جرم پایہ تکمیل کو نہ پہنچا ہو اس میں ملزموں کو زیادہ سے زیادہ سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔ راجہ قریشی نے کہا کہ عدالت زیادہ سے زیادہ سزا دینے کی پابند ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ عدالت ملزموں کو عمر قید دے سکے۔ عدالت سزا کم کرتی ہے تو اسے وجوہات بتانی ہونگی۔ ایف آئی آر کے اندراج میں تاخیر کا سزا سے کوئی تعلق نہیں۔

امریکی کمانڈوز پاکستان پہنچ گئے

صدر کلنٹن کے دورۂ پاکستان کے دوران انکی حفاظت کیلئے 14۔ امریکی کمانڈوز پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

کارکردگی شاندار مگر رفتار سست ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ قومی احتساب بیورو (نیب) کی کارکردگی شاندار مگر احتساب کی رفتار سست ہے۔ پیر کو جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی میں دو روزہ کور کمانڈرز کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام صوبوں میں نیب ہیڈکوارٹرز قائم کئے جائیں گے۔

کشمیر میں بھی جمہوریت نافذ کرے

امریکہ میں پاکستان کی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا دعوے دار بھارت کشمیر میں بھی تھوڑی سی جمہوریت نافذ کردے۔

کلنٹن کے دورہ پاکستان کا شیڈول خفیہ

صدر کلنٹن کے دورۂ پاکستان کا شیڈول خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ ایوان صدر کو بھی پروگرام نہیں دیا گیا۔ حفاظتی انتظامات فوج کرے گی۔

اعلان تعطیل

مورخہ 23 مارچ 2000ء بروز جمعرات یوم پاکستان کے سلسلے میں دفتر الفضل بند رہے گا لہذا اس تاریخ کا شمارہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

انٹرنیٹ کا نیا اکاؤنٹ حاصل کرنے، انٹرنیٹ کے استعمال کی ٹریننگ اور ای میل بھجوانے / وصول کرنے کی سہولت موجود ہے
ABACUS ابیکس لنک روڈ ناصر آباد غربی ربوہ
فون: 211668 Email:abacus@fsd.comsats.net.pk

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
383-2-BII نزد ککٹ چوک ابو بکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون پی پی 5112072

پیج
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کیلئے
جیولرز اینڈ بوتیک
[illegible]

خواتین کی امراض کے
علاج اور ہدایات پر مشتمل معلوماتی رسالہ
"لیڈیز کیوریٹو گائیڈ" مفت طلب فرمائیں
بذریعہ ڈاک -/Rs. 2 کے ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات، کڑے اور چوڑیوں کا بااعتماد مرکز
واپسی پر کاٹ نہیں کاٹی جائے گی۔ اسی طرح سونے کی قیمت بڑھنے سے آپ کے زیورات کی قیمت بھی بڑھتی رہے گی۔ زیورات کی صورت میں سرمایہ کاری کا بہترین موقع خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔
دوکان نمبر 15,16 کویت مارکیٹ کوچہ دھوبیاں گلی ہمسایاں
صرافہ بازار رنگ محل لاہور۔ پاکستان۔ فون 7662011

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت
عمار پوشاک
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز مردانہ ڈریس پینٹ' ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ۔ دوکان نمبر 4، 5
شمیم پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
لاہور۔ فون آفس 042-5168629

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
الٹرا ساؤنڈ یا (PHAKO) کی مدد سے سفید موتیا کا اپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے اور مریض ایک یا دو دن میں اپنے روٹین کے کام پھر سے شروع کر سکتا ہے اور فوری سفر کر سکتا ہے۔
جدید ترین فولڈنگ امپلانٹ (FOLDING IMPLANT) کی سہولت میسر ہے
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یوکے
دار الصدر غربی ربوہ۔ فون 04524-211707

عمر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسولٹنٹس
9۔ ہنزہ بلاک۔ مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو۔ چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

اعلانِ داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ کے مندرجہ ذیل سیکشنز میں داخلہ جات مورخہ 20۔مارچ سے شروع ہیں۔ صرف انہی طلبہ کو داخل مل سکے گا جو داخلہ ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائیں گے۔
۱۔ انگلش میڈیم سیکشن — نرسری تا 8th — (مکمل انگلش میڈیم)
۲۔ اردو میڈیم سیکشن — نرسری تا پنجم
۳۔ گرلز سیکشن برائے طالبات — ششم تا دہم — سائنس و آرٹس
۴۔ بوائز سیکشن برائے طلباء — ششم تا دہم — سائنس و آرٹس
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ۔ دار الرحمت وسطی ربوہ فون 211472

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61